# جمعہ کے دن یا رات فوت ہونے

# والے کو عذاب قبر نہ ہونا

## (حدیث نمبر 1)

جامع ترمذی کی روایت ہے،

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو مرے تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر، حساب اور امتحان سے بچا لیتا ہے"۔

**(جامع ترمذی رقم** 1074 ، **مسند احمد بتحقیق شعیب ارنؤوط** 6582)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کچھ سنا ہو، جبکہ انہوں نے عبد اللہ بن عمروؓ سے بحوالہ ابی عبد الرحمان حبلی روایت کی ہے۔

شیخ البانی نے کہا کہ یہ حسن ہے۔

حافظ زبیر علی زئی نے کہا کہ یہ حسن ہے اس حدیث کے شواہد بیہقی کی عذاب القبر میں موجود ہیں۔

شعیب ارنؤوط نے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے، ربیعہ بن سیف نے عبد اللہ بن عمروؓ سے سماع نہیں کیا اور وہ اور ہشام بن سعد ضعیف ہے جبکہ باقی رجال ثقہ ہیں اور شیخین کے رجال ہیں۔

امام بیہقی اپنی کتاب اثبات عذاب القبر میں اس روایت کو اسی سند کے ساتھ اس طرح لے کر آئے ہیں:

عبد الرحمان بن قحذم سے روایت ہے کہ عیاض بن عقبہ کا بیٹا جمعہ کے دن فوت ہو گیا تو انہیں اس کا بہت زیادہ صدمہ پہنچا، صدف کے ایک آدمی نے انہیں کہا: اے ابو یحییٰ! کیا میں آپ کو وہ خوشخبری نہ سنا دو جو میں نے عبد اللہ بن عمروؓ بن العاص سے سنی ہے۔ میں نے انہیں یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان جمعہ کی رات کو فوت ہو جاتا ہے تو وہ قبر کے فتنے سے بری ہو جاتا ہے۔

**(اثبات عذاب القبر للبیھقی عربیص** 103 **ح**155 **(اردو ص** 24 **ح**151**))**

میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی سند میں ربیعہ بن سیف صدوق ہے جبکہ ہشام بن سعد ضعیف ہے۔ ربیعہ بن سیف کا سماع عبد اللہ بن عمروؓ بن العاص سے ثابت نہیں ہے، ہشام بن سعد کے ضعف اور ربیعہ بن سیف کا حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے سماع کا نہ ہونا اس کی سند میں ضعف کا باعث ہے۔

اس روایت کو عبد الرزاق نے بحوالہ ابن جریج بحوالہ ربیعہ بن سیف بحوالہ عبد اللہ بن عمروؓ بھی بیان کیا ہے۔

**(مصنف عبدالرزاق اردو مترجم** 5596**)**

اس کی سند میں بھی ربیعہ بن سیف ہے جس کا سماع حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے یہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

عبد الرزاق نے اس روایت کو ابن جریج بحوالہ رجل بحوالہ ابن شہاب بھی بیان کیا ہے۔

**(مصنف عبدالرزاق اردو رقم 5595)**

جبکہ ایک اور جگہ عبد الرزاق نے اسے بحوالہ ابن جریج بحوالہ رجل بحوالہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب روایت کیا ہے۔

**(مصنف عبدالرزاق اردو رقم 5597)**

مذکورہ بالا دونوں راویات کی سند میں ابن جریج نے ایک مجہول شخص سے روایت کی ہے، اس وجہ سے ان کی سند ضعیف ہے۔

(حدیث نمبر 2)

اثبات عذاب القبر میں امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن یارات کو فوت ہو جائے تو وہ قبر کے فتنے (اور عذاب) سے محفوظ ہو جاتا ہے"۔

**اثبات عذاب القبر للبیهقی (عربی ص 103 ح156 و اردو ص 78 ح153)**

اس کی سند میں بقیہ بن ولید مصری راوی معاویہ بن سعید التجیبی سے روایت کر رہے ہیں۔ بقیہ بن ولید کی معروف راویوں سے روایت قابل قبول ہے اور مزید بر آں ان کی غیر شامی راویوں سے روایت نہایت کمزور ہے۔ اس کی سند میں سلیمان بن آدم مجہول ہیں۔

(حدیث نمبر 3)

عکرمہ بن خالد المخزومی سے راویت ہے کہ انہوں نے کہا: جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہو جائے تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے اور وہ عذاب قبر سے بچ جاتا ہے۔

**(اثبات عذاب القبر عربی ص** 104 **ح**158 **(اردو ص** 78 **ح**155**))**

اس میں عکرمہ بن خالد تابعی ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔ اس لیے قابل حجت نہیں ہے۔

## حاصلِ بحث

## حاصل تحقیق

اس روایت کی تمام اسناد میں ضعف ہے اس لیے یہ روایت اصول حدیث پر قابلِ قبول نہیں ہے اور ضعیف ہے۔ اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ حافظ زبیر علی زئی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، سنن ترمذی رقم 1074 کے حاشیہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ حسن ہے اور اس

کے شواہد بیقہی کی کتاب "اثبات عذاب القبر" میں موجود ہیں۔ جبکہ اوپر پیش کی گئی تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بیہقی کی مذکورہ کتاب میں اس حوالے سے جتنی روایات ہیں ان تمام کی اسناد میں ضعف موجود ہے۔ حافظ صاحب کا اس کو حسن کہنا، صحیح نہیں ہے۔

## احوال الرجال

### بقیہ ابن الولید

#### روی عن

ابراہیم بن ادہم، اسحاق بن ثعلبہ بن عیاش، بحیر بن سعد، بشر بن عبد اللہ بن یسار، تمام بن نجیح، ثوری بن یزید، جراح بن المنہال، جریر بن یزید، جعفر بن الزبیر، حبیب بن صالح الطائی، حریز بن عثمان الرجبی، حصین بن مالک الفزاری، خالد بن یزید بن عبر بن ہبیرہ الفزاری، داود بن الزبرقان، رشدین بن سعد، سری بن ینعم، سعد بن عبد اللہ الاغطش، سعید بن بشیر، سعید بن سالم، سعید بن عبد العزیز، سلیمان بن سلیم، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن ابی حمزہ، صباح بن مجالد، صفوان بن عمرو، ضبارہ بن مالک، ضحاک بن حمرہ، طلحہ بن زید الرقی، عبد اللہ بن عمر العمری، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن المحرر، عبد اللہ بن واقد، عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان، عبد الرحمان بن عمرو الاوزاعی، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، عبید اللہ بن عمر العمری، عتبہ بن تمیم التنوخی، عتبہ بن ابی حکیم، عثمان بن زفر الجہنی، عمارہ بن ابی الشعشاء، عمر بن جعثم، عمر بن عبد اللہ مولیٰ غفرہ، لوذان بن سلیمان، مبشر بن عبید القرشی، مالک بن انس، محمد بن راشد المکحولی، محمد بن زیاد الالہانی، محمد بن عبد الرحمان بن عرق الیحصبی، محمد بن عبد الرحمان القشیری، محمد بن

الفضل بن عطیہ، محمد بن الولید الزبیدی، مروان بن سالم، مسلم بن زیاد، مسلم بن عبداللہ، مسلمہ بن علی الخشنی، معاذ بن رفاعہ السلامی، معاویہ بن سعید التجیبی، معاویہ بن یحییٰ الاطرابلسی، معاویہ بن یحییٰ الصدفی، نافع بن یزید المصری، نمیر بن یزید، ہقل بن زیاد، ورقاء بن عمر، وضین بن عطاء، یزید بن عوف الشامی، یزید بن ہارون، یوسف بن ابی کثیر، یونس بن یزید الایلی، عبداللہ بن ابی مریم الغسانی، ابی بکر بن الولید الزبیدی، ابی حلبس۔

## روی عنہ

ابراہیم بن شماس، ابراہیم بن موسیٰ الفراء، احمد بن الفرج الحجازی، اسحاق بن راہویہ، اسد بن موسیٰ، اسماعیل بن ابراہیم الترجمانی، اسماعیل بن عیاش، برکہ بن محمد الحلبی، حاجب بن الولید، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، حیوۃ بن شریح الحمصی، خالد بن خلی، داود بن رشد، سعید بن شبیب الحضرمی، سعید بن عمرو السکونی، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن سلمہ الخبائری، سلیمان بن عبیداللہ الرقی، سوید بنس عید، شعبہ بن الحجاج، عبداللہ بن المبارک، عبدالاعلیٰ بن مسہر الغسانی، عبدالرحمان بن عمرو الاوزاعی، عبدالرحمان بن یونس البرقی، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، عبدالوہاب بن الضحاک العرضی، عبدالوہاب بن نجدہ الحوطی، عبدہ بن عبدالرحیم المروزی، عطیہ بن بقیہ بن ولید (بیٹا)، علی بن حجر السعدی المروزی، عمر بن حفص الوصابی، عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی، عیسیٰ بن احمد العسقلانی، عیسیٰ بن المنذر الحمصی، کثیر بن عبید الحذاء، محمد بن ابی السری العسقلانی، محمد بن عبدالعزیز الرملی، محمد بن عمر القرشی، محمد بن عمرو بن حنان الکلبی، محمد بن المبارک الصوری، محمد بن المصفیٰ بن بہلول، محمویہ بن الفضل العکاوی، مہنا بن یحییٰ، موسیٰ

بن ایوب، موسیٰ بن سلیمان بن اسماعیل بن القاسم، موسیٰ بن مروان الرقی، نعیم بن حماد الخزاعی، ہشام بن خالد الازرق، ہشام بن عبد الملک الیزنی، ہشام بن عمار، وکیع بن الجراح، ولید بن شجاح بن الولید السکونی، ولید بن صالح النخاس، ولید بن عتبہ الدمشقی، ولید بن مسلم، یحییٰ بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، یزید بن عبد ربہ الجرجسی، یزید بن ہارون، یعقوب بن ابراہیم الدورقی۔

## جرح و تعدیل

ابو مسہر کہتے ہیں کہ بقیہ کی نقل کردہ روایات پاک صاف نہیں ہیں اس لیے تم ان سے پرہیز کرو۔

حیوۃ بن شریح کہتے ہیں کہ میں نے بقیہ کہ یہ کہتے ہوئے سنا جب میں شعبہ کے سامنے بجیر بن سعد سے منقول روایات پڑھیں تو وہ بولے: اے ابو محمد اگر میں نے یہ روایات ان سے نہ سنی ہوتیں تو یہ روایات ضائع ہو جاتی تھیں۔

عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ صدوق ہے، تاہم یہ ہر طرح کے راویوں سے احادیث تحریر کر لیتا ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ سے روایت کرنے میں ثقہ ہیں جب کہ غیر ثقہ سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔

احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یہ میرے نزدیک اسماعیل بن عیاش سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابن حنبل سے جب عبد اللہ بن احمد نے حمزہ اور بقیہ کے بارے مین دریافت کیا تو وہ بولے ضمرہ نامی راوی میرے نزدیک تمام ثقہ اور مامون ہیں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے، وہ ایک نیک شخص تھا، شام میں اس کے پائے کا اور کوئی نیک شخص نہیں تھا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔ عقیلی نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل کے حوالے سے ان کو والد ابن حنبل کا قول بیان کیا کہ جب بقیہ اپنی قوم کے غیرہ معروف لوگوں سے روایت بیان کرے تو مت لو اور جب معروف لوگوں سے جیسے بجیر بن سعد وغیرہ ہیں روایت کرے تو قبول کرلو۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ بقیہ کے پاس دو ہزار مستند احادیث تھیں جو شعبہ سے منقول تھیں اور یہ علم فقہ کے بارے میں شعبہ کے ساتھ بحث مباحثہ کیا کرتے تھے۔ دارمی نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا کہ بقیہ بن ولید ثقہ ہے۔

جوزجانی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بقیہ پر رحم کرے وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس نے کوئی جھوٹی روایت حاصل کرلی ہے، البتہ اگر وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عجلی نے کہا کہ معروف لوگوں سے روایت کرے تو ثقہ اور مجہولین سے روایت کرے تو کوئی شے نہیں۔

ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

آجری نے ابو داود کے حوالے سے بیان کیا کہ یزید بن ہارون اور شعبہ نے بقیہ سے بغداد میں سماع کیا۔

نسائی کہتے ہیں کہ یہ جب حدثنا یا اخبرنا کے الفاظ استعمال کرے تو ثقہ شمار ہو گا۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعفاء سے کثرت کے ساتھ تدلیس کرتا ہے۔ اس نے متروکین مثلاً مجاشع بن عمرو اور عبد اللہ بن یحییٰ سے روایت کی ہے جو معروف نہیں ہیں اور نہ ہی بقیہ کے علاوہ ان کی کسی نے روایت کی ہے۔

ابن المدینی نے کہا کہ اہل شام سے اس کی روایات صالح ہیں جبکہ اہل حجاز اور اہل عراق سے اس کی روایات سخت ضعیف ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ یہ جب اہل شام سے روایات نقل کرے تو ثبت شمار ہو گا۔ ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے ابو راشد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابو امامہ باہلیؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ بات ارشاد فرمائی

ابن حبان فرماتے ہیں کہ اس نے شعبہ، امام مالک اور دیگر حضرات سے مستقیم روایات کا سماع کیا ہے پھر اس نے کچھ جھوٹے لوگوں سے وہ روایات سنیں جو شعبہ اور امام مالک کی طرف منسوب کی گئیں تو اس نے ضعیف راویوں سے جو روایات نقل کی تھیں انہیں تدلیس کرتے ہوئے ثقہ راویوں کے حوالے سے روایت کر دیا۔

دیگر کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ تدلیس کرت تھا اور جب یہ لفظ عن استعمال کر ے تو اس وقت یہ حجت شمار نہیں ہو گا۔

ذہبی نے کہا کہ یہ حافظ الحدیث اور جلیل القدر شخصیت ہے۔ کئی آئمہ کہا کہنا ہے کہ بقیہ جب ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات نقل کرے تو ثقہ شمار ہو گا۔

ابن عبد الہادی کہتے ہیں کہ بقیہ کی بجیر بن سعد سے روایت صحیح ہوتی ہے، چاہے وہ سماع کی تصریح کریں یا نہ کریں۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ بقیہ بغداد میں آیا اور اس نے وہاں احادیث بیان کیں۔ اسی کی احادیث میں مناکیر تھیں اور اکثر احادیث مجہول افراد سے روایت کیں۔ اور وہ صدوق تھا۔

ذہبی نے کہا کہ جمہور نے اسے ثقہ کہا ہے کیونکہ اس سے ثقات نے سماع کیا ہے۔

ابو زرعہ عراقی نے کہا کہ ضعفاء سے کثرت سے تدلیس کرتا ہے، تدلیس کے لیے مشہور ہے تدلیس تسویہ کرتا ہے۔

ابن حجر نے کہا آٹھوں طبقہ کا صدوق ہے ضعفاء سے کثیر تدلیس کرتا ہے۔

ابن طلعت لکھتے ہیں کہ بقیہ بن ولید کی حدیث سے احتجاج لیا جائے گا جب وہ سماع کی صراحت کرے اور وہ ثقہ معروف شیخ کی روایت کرے، جبکہ اس کی وہ حدیث قبول نہیں ہو گی جو کہ سماع کی صراحت پر مبنی ہو، چاہے وہ معروف شیخ سے ہو یا مجہول یا ضعیف سے ہو۔ جبکہ اس کی روایت ضعفاء اور مجہولین سے بھی قابل قبول نہیں ہو گی۔

حافظ زبیر نے لکھا کہ بعض جرحیں اصل جارحین سے ثابت ہوتی ہیں لیکن جمہور کی توثیق یا تعدیل صریح کے مقابلے میں مرجوح یا غیر صریح ہونے کی وجہ سے مردود ہوتی ہیں۔ مثلاً امام زہری، عبد الرزاق بن ہمام، بقیہ بن الولید، عبد الحمید بن جعفر، عکرمہ مولیٰ ابن عباس اور محمد بن

اسحاق بن یسار وغیر ہم پر تمام جرحیں جمہور کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔ ایک جگہ حافظ زبیر لکھتے ہیں کہ بقیہ بن الولید اگرچہ صدوق مدلس تھے، لیکن بجیر بن سعد سے ان کی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے، کیونکہ یہ باب الروایۃ عن الکتاب میں سے ہے۔

## مصادر

(طبقات ابن سعد474/9م،تاریخ یحیی بن معین بروایت الدوری 2 / 61،تاریخ الدارمی ص 79م 190، علل احمد دیکھیں فہرست 110/4،تاریخ الکبیر 150/2م2012،ثقات العجلی 250/1م168،ضعفاء العقیلي162/1م203، الجرح والتعدیل 1 / 135م10 اور 434/2 م1728،علل ابن ابی حاتم دیکھیں فہرست 272/7، المجروحین159/1م229 ،الکامل لابن عدی259/2م302،ثقات ابن شاہین ص 49م139، ضعفاء دار قطني ص 414م630، سؤالات السلمی ص 57م89، اور ص 59م103 اور، الارشاد الخلیلي دیکھیں فہرست 1056/2، تاریخ بغداد623/7م3514،تعلیقات علی العلل ابن ابی حاتم ص 124م35 ،تاریخ دمشق 328/10م934،تہذیب الکمال 192/4م738، میزان الاعتدال45/2م1252 (اردو80/2م1252)،سیر اعلام النبلاء 74/7 اور 518/8،الکاشف273/1م619،تذہیب الہتذیب44/2م740،التبین سبط ابن عجمی ص 16م5،المدلسین ابو زرعہ ص 37م4، تہذیب التہذیب445/1م880، تقریب التہذیب264/1م741،تعریف اہل التقدیس ص 49م117،معجم المدلسین لابن طلعت ص 98م20، مقالات زبیر 354/3 اور 424 اور 29/5، الفتح المبین ص 136، معجم من رمی باالتدلیس ص 174م39)

## حیی بن ھانی ابی قبیل المعافری

### روی عن

احنف الجندی، امین بن عمرو المعافری، حنظلہ بن صفوان الکلبی، حی بن عامر الزبادی، حی بن یومن المعافری، خالد بن نعیم الخبشی، شفی بن ماتع الاصبحی، عبادہ بن الصامت، عبد اللہ بن شہر الخبشی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عبد اللہ بن موہب، عبد الرحمان بن غنم الاشعری، عقبہ بن عارم الجہنی، عمرو بن العاص، ابی مسکینہ، ابی میسرہ مولیٰ عباس بن عبد المطلب۔

## روی عنه

ابراہیم بن محمد العکی، اسود بن خیر المعافری، بکر بن مضر، حرملہ بن عمران التجیبی، حمید بن ہانی الخولانی، خنیس بن عامر المعافری، دراج ابو السمح، رجاء بن ابی عطاء، سہیل بن حسان الکلبی، ضمام بن اسماعیل، عبد اللہ بن لہیعہ، عبد اللہ بن المسیب، عبد الرحمان بن شریح، عرابی بن معاویہ الحضرمی، علی بن حوشب الفزاری، عمرو بن الحارث، قرہ بن عبد الرحمان بن حیوئیل، لیث بن سعد، مالک بن الخیر الزبادی، معاویہ بن سعید التجیبی، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب۔

مشہور یہ ہے کہ اس کا نام حیی ہے، یہ بات ایک جماعت نے بیان کی ہے، جہاں تک ابن یونس اور ابو حاتم کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ حیی حضرت معاویہ کے زمانے میں یمن سے مصر آگیا تھا اور یہ اس وقت نوجوان تھا۔

## جرح و تعدیل

ابن سعد نے کہا کہ آپ صاحب حدیث ہیں اور آپ سے حدیثیں مروی ہیں۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہیں۔

ابن حنبل نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ان کو ملاحم اور فتن کا علم تھا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

**مصادر**

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق جماعت نے کی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا صدوق اوہام والا راوی ہے۔

(**طبقات ابن سعد**518/9م4879(**اردو**323/7) ، **تاریخ یحیی بن معین بروایت الدوری** 2 / 141 ،**تاریخ دارمي ص** 238 م 923 ،**تاریخ الکبیر** 3 / 75م 267 ،**الجرم والتعدیل** 3 / 275م 1227 ، **الثقات** 178/4 ، **تھذیب الکمال** 490/7م1586 ،**سیر اعلام النبلاء** 5 / 214 ،**العبر** 1 / 167**الکاشف** 1 /360م1297 ،**میزان الاعتدال**402/2م2396 (**اردو**461/2م2396) ، **تذھیب التھذیب**66/3م1603 ، **تھذیب التھذیب**253/3م1899 ، **تقریب التھذیب** 543/1م1616)

## ربیعه بن سیف

**روی عن**

بشر بن زبید المعافری، تبیع الحمیری، شفی بن ماتع الاصبحی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عبد اللہ بن یزید الحبلی، عیاض بن عقبہ الفہری، فضالہ بن عبید الانصاری، مکحول الشامی۔

**روی عنه**

بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، حیوۃ بن شریح، خنیس بن عامر المعافری، سعید بن ابی ایوب، سعید بن ابی ہلال، سہیل بن حسان الکلبی، ضمام بن اسماعیل، عبد اللہ بن لہیعہ، عبد الرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی، لیث بن سعد، مفضل بن فضالہ، نافع بن یزید، ہشام بن سعد المدنی۔

## جرح و تعدیل

عجلی نے کہا کہ مدنی تابعی ثقہ ہے۔

امام بخاری نے کہا کہ منکر روایات کرتا ہے۔

ترمذی نے کہا کہ ہم ربیعہ کے حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے ساتھ سماع سے واقف نہیں ہیں۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایک جگہ کہا کہ ضعیف ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ مصری صالح ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

ابن یونس نے کہا کہ اس کی حدیث میں منکر روایات ہیں۔

حافظ عبد الحق ازدی نے اسے اس روایت کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے جو اس نے نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اے فاطمہ! کیا تم ان لوگوں کے ساتھ کداء (قبرستان) تک گئی تھیں؟ تو انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم ان لوگوں کے ساتھ کداء تک گئی ہوتیں، تو اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوتیں، جب تک تمہارے باپ کا دادا اس میں داخل نہ ہوتا"۔

عبد الحق ازدی نے کہا کہ یہ ضعیف الحدیث ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ اس روایات میں ربیعہ کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کی نقل کردہ روایات میں منکر ہونا پایا جاتا ہے، جہاں تک امام نسائیؒ کا تعلق ہے تو انہوں نے کتاب التمییز میں اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ عجیب وغریب، منکر روایات والا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چوتھے طبقہ کا صدوق ہے جو کچھ منکر روایات بھی کرتا ہے۔

## مصادر

(**تاریخ الکبیر** 3/290م987،**ثقات العجلی**1/357م463 ،**جامع ترمذی م** 1074 ، **المعرفہ والتاریخ** 2/520،**الجرح والتعدیل** 3/477م2143،**الثقات** 6/301،**مشاھیر علماء الامصار ص** 221م 1512 ،**سؤالات البرقانی ص م**153، **تھذیب الکمال** 9/113م1876،**المغنی** 1/349م2103، **دیوان الضعفاء ص** 135**م** 1399، **الکاشف**1/393م1545،**میزان الاعتدال**3/67م2754 (**اردو**3/82م2754)، **تذھیب التذھیب**3/223م1903،**المراسیل للعلائی م** 184، **تھذیب التھذیب**2/416م2245، **تقریب التھذیب**2/98م1916 )

## عکرمہ بن خالد المخزومی

### روی عن

ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص، اسید بن ظہیر، جعفر بن المطلب بن ابی وداعہ، خالد بن العاص المخزومی (والد)، سعید بن جبیر، عامر بن واصلہ، عبداللہ بن شداد بن الہاد، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی عمار، مالک بن اوس بن الحدثان، محمد

بن مسلم بن شہاب الزہری، مطلب بن ابی وداعہ، یحییٰ بن سعد بن ابی وقاص، ابی بکر بن عبدالرحمان بن الحارث بن ہشام المخزومی، ابی ہریرہ۔

## روی عنہ

ابراہیم بن مہاجر البجلی، اسحاق بن سعید السعدی، ایوب بن موسیٰ، ایوب السختیانی، توبہ العنبری، حسن بن کثیر، حماد بن سلمہ، حنظلہ بن ابی سفیان، سلیم بن حیان، عامر الاحول، عباد بن منصور، عبدالرحمان بن عمرو الاوزاعی، عبدالملک بن جریج، عبدالملک بن الحارث بن ابی ربیعہ، عطاء بن عجلان، عمرو بن دینار، قتادہ بن دعامہ، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن شریک المکی، مطر الوراق، معقل بن عبیداللہ الجرزری، یونس بن القاسم الحنفی۔

## جرح و تعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ اس نے ابن عباس سے نہیں سنا۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ اس کی عثمان سے روایت مرسل ہے۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ اس نے عمرؓ سے کچھ نہیں سنا البتہ عبداللہ بن عمر سے سماع کیا ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین، ابوزرعہ اور نسائی کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ مکہ کا رہنے والا معروف ثقہ شخص ہے اور ابن جریج کے مشائخ میں سے ہے، ابن حزم نے یہ غلطی کی ہے کہ اسے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ ابو محمد، جیسا کہ ابن قطان نے بیان کیا ہے، ان کے پاس رجال کے بارے میں الساجی کی تحریر آئی تھی، انہوں نے اسے مختصر کیا اور حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر دای تو یہ روایات اس شخص سے غلطی کے ساتھ صادر ہوئی جو اس سے پہلے تھا، لیکن انہیں اس کی سمجھ نہیں آ سکی۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

## مصادر

(**طبقات ابن سعد**35/8**م**2381،**تاریخ دارمی م ص** 163**م**580**اور** 581، **علل احمد** 1 / 131، 393،**تاریخ الکبیر** 7 / 49**م** 221، **الجرح والتعدیل** 7 /9 **م** 34، **المراسیل ص م**298158، **الثقات** 5 / 231،**ثقات ابن شاھین ص** 178 **م** 1075، **تھذیب الکمال** 249/20**م**4004، **الکاشف** 2 /32 **م** 3863، **المغني** 2 / 66**م** 4166،**میزان الاعتدال**112/5**م**5717(**اردو**134/5**م**5717)،**تذھیب التھذیب**400/6**م**4698، **تحفه التحصیل ص** 232،**جامع التحصیل م** 531، **تھذھیب التھذیب**543/4**م**5479،**تقریب التھذیب** 536/3**م**4702)

## معاویه بن سعید التجیبی

### روی عن

عبد اللہ بن مسلم بن مخراق، یزید بن ابی حبیب، ابی قبیل المعافری، ابی ہانی الخولانی۔

### روی عنه

بقیہ بن الولید، حیوۃ بن شریح المصری، خالد بن حمید المہری، رشدین بن سعد، صفوان بن رستم، معاویہ بن یحییٰ الاطرابلسی، موسیٰ بن سلمہ المصری، نافع بن یزید، یحییٰ بن ایوب۔

## جرح و تعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

## مصادر

(**تاریخ الکبیر** 7 /334م 1441، **الجرح والتعدیل** 8 /384م1755، **الثقات** 9 / 166، **تهذیب الکمال** 174/28م6053، **توضیح المشتبه** 354/1، **الکاشف**275/2م5521، **تذهیب التهذٰب**33/9م6803، **تهذیب التهذیب**328/6م7980، **تقریب التهذیب**105/5م6805)

# هشام بن سعد المدنی

## روی عن

حاتم بن ابی نصر، زیاد، زید بن اسلم، سعید بن ابی سعید المقبری، سعید بن ابی ہلال، سلمہ بن دینار، سلیمان بن حفص القرشی، عبید اللہ بن علی بن ابی رافع، عثمان بن حیان الدمشقی، عطاء الخراسانی، عمر بن اسید بن جاریہ الثقفی، عمرو بن شعیب، محمد بن زید بن المہاجر بن قنفذ، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، نافع مولیٰ ابن عمر، نعیم المجمر، یزید بن نعیم بن ہزال، ابی زبیر المکی۔

## روی عنه

اسباط بن محمد القرشی، بشر بن عمر الزہرانی، جعفر بن عون، حسن بن سوار، حماد بن خالد الخیاط، زید بن ابی الزرقاء، سفیان بن سعید الثوری، عبداللہ بن عمرو الواقعی، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن نافع الصائغ، عبداللہ بن وہب، عبدالرحمان بن مہدی، علی بن الحسین بن واقد، فضل بن دکین، لیث بن سعد، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، معافی بن عمران الموصلی، معاویہ بن ہشام، معن بن عیسیٰ، مفضل بن فضالہ، موسیٰ بن ابی علقمہ الفروی، وکیع بن الجراح، یزید بن مغلس الباہلی، ابو عامر العقدی۔

## جرح و تعدیل

یہ بنو مخزوم کا آزاد کردہ غلام ہے، اسے زید بن اسلم کا زیر پرورش یتیم بھی کہا جاتا ہے، یہ ان کے ساتھ رہا اور اس نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابی شیبہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے مگر قوی نہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ آل ابی طالب کا شیعہ تھا۔ کثیر الحدیث تھا ضعیف تھا۔

ابن حنبل نے کہا کہ ہشام بن سعد حافظ نہیں تھا، یحییٰ بن سعید اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ محکم الحدیث نہیں تھا۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ضعیف ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا کہ صالح ہے، متروک الحدیث نہیں۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اتنا قوی نہیں ہے۔ احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا کہ یحییٰ بن سعد اس سے روایت نہیں لیتے تھے۔

عجلی نے کہا کہ جائز الحدیث، حسن الحدیث ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ شیخ ہے اس کا محل صدق ہے۔ ایک جگہ کہا کہ واہی الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر اس سے دلیل نہیں لی جائے گی۔

ابو داود نے کہا کہ یہ زید بن اسلم کے بارے میں سب سے زیادہ ثبت ہے۔

نسائی نے کہا کہ ضعیف ہے۔ ایک جگہ کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث ضعف کے ساتھ ہے لکھی جائے گی۔

امام حاکم نے کہا کہ امام مسلم نے اس کے حوالے سے شواہد کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔

ذہبی لکھتے ہیں کہ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو امام ترمذی نے اس کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں فوت ہو جائے، اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"ایک شخص آیا، اس نے رمضان میں روزہ توڑ دیا تھا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس سے تم اور تمہارے اہل خانہ کھا لیں، تم ایک دن روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا"۔

ذہبی نے کہا کہ حسن الحدیث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق اوہام والا راوی ہے، جس پر تشیع کا الزام ہے۔

## مصادر

(**طبقات ابن سعد**576/7م 2195، **تاریخ یحییٰ بن عین بروایت الدوري** 2 / 617، **علل احمد** 507/2م3343، **تاریخ الکبیر** 8 / 200م 2706،**ثقات العجلی** 329/2م1901 ، **ابو زرعه الرازی ص** 391 ، **ضعفاء النسائی ص** 245م 611، **ضعفاء العقیلی** 341/4م1947،**الجرح والتعدیل** 9 / 241م ، **المجروحین** 437/2م1152،**الکامل لابن عدی** 409/8م2025 ،**تهذیب الکمال** 204/30م6577، **سیر اعلام النبلاء** 7 / 344،**میزان الاعتدال**80/7م9232 (**اردو** 105/7م9232)، **الکاشف**2 / 336م 5964،**دیوان الضعفاء ص** 419م 4467،**المغنی** 2 / 478م 6749،**العبر** 1 / 237، **من تکلم فیه وهو موثق ص** 519م357، **تذهیب التهذیب**287/9م7334 ، **تهذیب التهذیب**640/6م8564 ،**تقریب التهذیب**266/5م7344)

واللہ اعلم بالصواب